

تھا جس کی لڑیاں ٹوٹ گئیں اور ان کے موتی آسمان کی سطح پر بکھر گئے۔

۶۔ ۷۔ ۸۔ لغات : نگار : محبوب۔

آتشیں رُخ : جس کے رخسار آگ کی مانند دہک رہے ہوں،
یعنی نہایت حسین۔

ردِ سحر : جادو کا اثر زائل کر دینا۔

صبوحی : صبح کو پینے کی چیز، جس سے رات کی پی ہوئی شراب کا
خمار زائل ہو جائے۔

مشرح : صبح کے وقت مشرق کی جانب نظر اٹھی تو آفتاب نظر
آیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ ایک نہایت خوب صورت محبوب ہے جس کا سر
کھلا ہوا ہے، یعنی اس نے کوئی چیز سر پر اوڑھ نہیں رکھی۔

لیکن یہ تو اُس وقت کی کیفیت ہے، جب نگاہوں پر سمیٹا کے جادو
کا اثر تھا۔ جادو کا یہ اثر زائل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نگارِ آتشیں رخ نہیں
بلکہ پھول کے سے رنگ کی شراب کا بھرا ہوا پیالہ ہے۔
ساقی نے ایک سنہری پیالہ لا کر سامنے رکھ دیا ہے تاکہ صبح کے خورد و نوش
کا انتظام ہو جائے۔

۹۔ شرح : شاہی محفل آراستہ ہو گئی، یعنی دربار سج گیا اور امن و امان
کے کعبے کا دروازہ کھل گیا۔

ظاہر ہے کہ اس سے پیشتر کے تمام اشعار محض تمہید کے طور پر کہے
گئے۔

۱۰۔ لغات : خسروِ آفاق : زمانے کا بادشاہ یعنی بہادر شاہ ظفر۔

مُنہ پر کھلا : زیب و زینت کا باعث ہوا۔

مشرح : زمانے کے بادشاہ نے سنہری تاج سر پر رکھا تو وہ روشن
سورج سے بھی بڑھ کر زیب و زینت کا باعث ہو گیا۔